احادیث نبویؐ میں مقام حضرت زہراء سلام اللہ علیہا

ابن ذاکر موسوی*

کلیدی کلمات: رسول اللہؐ، اہل بیتؑ، فاطمہ زھراءؑ، امام علیؑ، ائمہ اطہار، سیدۃ النساء العالمین، ذریت فاطمہؑ

خلاصہ:

حضرت فاطمہ زہرا، پیغمبر اکرمﷺ کی بیٹی، زوجۂ امیر المؤمنینؑ، اور آئمہ اثنیٰ عشر (سلام اللہ علیہا) کی والدہ اور اہل بیت اطہارؑ کی تیسری فرد ہیں۔ چہاردہ معصومینؑ اور پنجتن آل عباؑ میں جناب زہرا کا جو مقام و منزلت ہے اس کا اندازہ ان احادیث و روایات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جو تمام اسلامی کتب حدیث میں نقل ہوئی ہیں ان احادیث میں بعض عناوین ایسے ملتے ہیں کہ جو جناب سیدہؑ کی دین اسلام میں غیر معمولی مقام و منزلت کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہی سنت رسولؐ ہی کے آئینے میں ہم جناب زہرا مرضیہؑ کو مقام ولایت جیسے عظیم مرتبے پر فائز دیکھتے ہیں اور ایک انسان کامل کے طور پر پاتے ہیں۔ جناب سیدہؑ کے متعلق پیغمبر اسلامؐ کی یہی غیر معمولی سیرت و سنت ہے جو حضرت زہراؑ کی زندگی کو تمام مسلمان خواتین کے لئے نمونہ عمل قرار دیتی ہے۔ اس مقالے میں جناب زہراؑ کے اس مقام و منزلت کی معرفت اور ان کے فضائل سے آشنائی کے لئے یہاں چند برجستہ عناوین کے تحت فریقین کی کتب حدیث سے کچھ احادیث و روایات نقل کی جا رہی ہیں جن کی روشنی میں صدیقہ مطاہرہؑ خاتون کا مقدس چہرہ بخوبی دیکھا جا سکتا ہے۔

---

*۔ محقق و مؤلف ادارۂ سمت، اسلام آباد

تمہید

حضرت فاطمہ زہرا، صدیقہ کبریٰ، دختر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، زوجہ امیر المؤمنینؑ، اورمادر گرامی آئمہ اثنیٰ عشر(سلام اللہ علیھا) اہل بیت اطہارؑ کی تیسری فرد اورآیہ کریمہ "انا اعطیناك الكوثر" کی مصداق ہیں۔ چہاردہ معصومینؑ اور پنجتن آل عباؑ میں جناب زہراکاجو مقام و منزلت ہے اس کااندازہ ان احادیث و روایات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جو تمام اسلامی کتب حدیث میں نقل ہوئی ہیں ان احادیث میں بعض عناوین ایسے ملتے ہیں کہ جو جناب صدیقہ کبریٰ سلام اللہ علیہا کی دین اسلام میں غیر معمولی حیثیت اور منزلت کی نشاندہی کرتے ہیں یہی سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جس کے آئینے میں ہم جناب زہرا مرضیہؑ کو مقام ولایت جیسے عظیم مرتبے پر فائز دیکھتے ہیں اورایک انسان کامل کے طورپر پاتے ہیں۔
اپنی دختر گرامی کے بارے میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی غیر معمولی سیرت وسنت ہے جو حضرت زہراؑ کی زندگی کو تمام مسلمان خواتین کے لئے نمونہ عمل قرار دیتی ہے۔ جناب زہراؑکے اس مقام و منزلت کی معرفت اور ان کے فضائل سے آشنائی کے لئے یہاں چند بر جستہ عناوین کے تحت مختلف اسلامی کتب حدیث سے کچھ احادیث و روایات نقل کی جارہی ہیں جن کے آئینے میں ہم صدیقہ طاہرہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہاکا مقدس دینی چہرہ بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔

ا۔ وجہ تسمیہ فاطمہؑ

عن سلیمان رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما سمیت فاطمة لان الله عزوجل فطمها وفطم محبیها من النار۔ (1)

یعنی: جناب سلیمان (رض) سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری بیٹی کانام فاطمہ رکھاگیاہے چونکہ خداوند نے اسے اوراس کے دوستداروں کو جہنم کی آگ سے دور رکھاہے۔

دوسری روایت کے مطابق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’إنّ ابنتی فاطمة حوراء آدمیّة، لم تحض و لم تطمث إنّما سمّاها فاطمة؛ لأنّ اللّه تعالی فطمها و محبّیها عن النار‘‘-(2)

یعنی: " میری بیٹی فاطمہؑ انسانی حور ہے کبھی اس نے وہ نہیں دیکھا جو عام عورتیں دیکھتی ہیں خداوند نے اس کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ خداوند عالم نے اس کو اور اس کے دوستداروں کو آگ سے دور رکھا ہے۔"

ایک اور حدیث میں آیا ہے: ''إنّ اللّهَ عَزّوَجَلَّ فَطـَمَ ابْنَتِي فاطِمَـةَ وَوُلدَهـا وَمَنْ أَحَبَّهُمْ مِنَ النّارِ فَلِذلِكَ سُمّيَتْ فاطِمَةَ۔'' یعنی: رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ: خداوند نے جہنم کی آگ کو میری بیٹی فاطمہ اور انکی اولاد اور جو بھی ان سے محبت کرتا ہو گا، دور کیا ہے، پس اسی وجہ سے میری بیٹی کا نام فاطمہ رکھا گیا ہے۔(3)

۲۔ سیدہ نساء العالمین

عن عائشه ان النبی ﷺ قال: وهوفی مرضه الذی توفی فیه: یافاطمة الاترضین ان تکونی سیدة نساء العالمین وسیدة نساء هذه الامة وسیدة نساء المؤمنین۔(4)

یعنی: "حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنی رحلت کے وقت بیماری کی حالت میں فرمایا: اے فاطمہؑ! کیا تم راضی نہیں ہو کہ عالمین کی عورتوں کی سردار، اس امت کی عورتوں کی سردار اور مؤمن عورتوں کی سردار ہو۔"

ایک دوسری روایت قتادہ، انس بن مالک سے نقل کرتے ہیں:

حسبك من نساء العالمین: مریم ابنة عمران، وخدیجة بنت خویلد، وفاطمة ابنة محمد، وآسیة امراة فرعون۔(5)

یعنی: " حضرت انس سے قتادہ نے نقل کی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: دنیا بھر کی خواتین میں سے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ زوجہ فرعون (از لحاظ فضیلت و عظمت) تمہارے لئے کافی ہیں۔"

جناب زہرا سلام اللہ علیہا کو " سیدۃ نساء العالمین " کے عنوان سے یاد کرنے والی روایات بہت زیادہ نقل ہوئی ہیں اور مختلف کتب حدیث میں موجود ہیں جن میں چند ایک نام یہ ہیں:

۱۔ صحیح بخاری، جلد8، کتاب استئذان۔ صحیح البخاری ج 3 کتاب الفضائل باب مناقب فاطِمہَ ص ۹۲۴

۲۔ کنزالعمال، جلد12، ص105 الیٰ 112۔ کنز العمّال ج 13 ص 93
۳۔ حلیۃالاولیاء ابونعیم، اصفہانی، حافظ ابونعیم، حلیۃالاولیاء، ج ۲، ص ۴۰۔ دارالفکر، بیروت، لبنان، ۱۴۱۶ھ
۴۔ ذخائر العقبیٰ، ص31۔
۵۔ مستدرک الصحیحین، جلد3، باب مناقب فاطِمَۃ ص 164
۶۔ نورالابصار، شبلنجی، ص95،94۔
۷۔ تفسیر درالمنثور، جلد6، ص246۔
۸۔ سنن الترمذی ج 3 ص 226
۹۔ الجامع الصغیر ج 2 ص 654 ح 5760
۱۰۔ سیر اِعلام النبلاء ج 2 ص 123
۱۱۔ الصواعق المحرقۃ ص 187 و 191
۱۲۔ خصائص الاِمام علیؑ للنسائی ص 118
۱۳۔ ینابیع المودّۃ ج 2 ص 79
۱۴۔ الجوہرۃ فی نسب علیؑ وآلہ ص 17
۱۵۔ البدایۃ والنہایۃ ج 2 ص 60.

ایک غلط فہمی:

یہاں ایک غلط فہمی ہو سکتی ہے کہ قرآن اور بعض روایات میں حضرت مریمؑ کو دنیا کی بہترین خاتون کا لقب دیا گیا، جیسا کہ قرآن میں ان سے خطاب ہے: "واصطفاك علیٰ نساء العالمین" (اور تم کو، تیرے زمانے کی، کل جہانوں کی عورتوں پر برگزیدہ کیا ہے۔) آیا یہ بات جناب زہراؑ کے بارے میں "سیدۃ نساء العالمین" سے متعلق منقول احادیث کے منافی نہیں ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ مذکورہ آیت کے پہلے حصے میں حضرت مریمؑ کو خطاب کرکے فرمایا گیا ہے: "یامریم ان اللہ اصطفك وطھرك واصطفاك علیٰ نساء العالمین" یہاں آیت کے پہلے حصے میں حضرت مریمؑ کے انسانی صفات کے لحاظ سے برگزیدہ ہونے کی طرف اشارہ ہے جبکہ آیت کے دوسرے حصے

میں کہ جہاں "اصطفاك" کا تکرار ہوا ہے وہاں اپنے زمانے کی خواتین پر حضرت مریمؑ کی برتری اور فضیلت کی جانب اشارہ ہے یعنی حضرت مریمؑ اپنے زمانے میں دنیا بھر کی خواتین میں سے برگزیدہ خاتون تھیں اور یہ بات ان احادیث سے منافات نہیں رکھتی جو جناب زہراؑ کو "سیدۃ نساء العالمین" قرار دیتی ہیں چونکہ فریقین سے منقول متعدد روایات میں آیا ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: "اما مریم كانت سیدۃ نساء زمانها اما فاطمة فهي سیدۃ نساء العالمین من الاولین والآخرین۔" یعنی: "حضرت مریمؑ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھیں جبکہ فاطمہؑ تمام جہانوں کے اولین وآخرین کی سردار ہیں۔"

اس سلسلے میں امامیہ کی کتب حدیث میں بہت صراحت کے ساتھ احادیث نقل ہوئی ہیں جیسا کہ "علل الشرائع" میں امام جعفر صادقؑ کی حدیث ہے۔ البتہ بہت سے اہل سنت علماء نے بھی اس بات کی وضاحت کی ہے کہ جناب زہراؑ ہی "سیدۃ نساء العالمین" ہیں چنانچہ استاد توفیق ابو علم لکھتے ہیں۔

بہت سے علماء و محققین مثلاً تقی سبکی، جلال سیوطی، بدر زرکشی اور تقی مقریزی وغیرہ نے صراحت کے ساتھ تمام جہانوں کی عورتوں پر حضرت فاطمہؑ کی افضیلت کا اعتراف کیا ہے۔ "سبکی" اس سوال کے جواب میں کہ اسلام میں سب سے افضل خاتون کون ہے؟ کہتے ہیں: میرا اعتقاد ہے کہ فاطمہؑ بنت محمدؐ سب عورتوں سے افضل و برتر ہیں۔ اور ابن داؤد نے بھی اسی سوال کے جواب میں کہا ہے کہ آپ پیغمبر اسلام ﷺ کے اس فرمان کو دیکھیں جس میں آپؐ نے فرمایا: "فاطمہؑ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے" لہٰذا ممکن نہیں کہ کوئی دوسرا فاطمہؑ سے افضل ہو کیونکہ کسی کو بھی رسول خدا ﷺ کے "پارہ تن" پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

اس کے بعد استاد توفیق ابو علم، عباس محمود عقاد مصری کا نظریہ نقل کرتے ہیں:

"ہر دین میں ایک مکمل و مقدس خاتون کا نمونہ موجود ہے کہ جس کو اس دین کے پیروکار خداوند متعال کی ایک آیت ونشانی کے طور پر مقدس جانتے ہیں۔ بہر حال اگر مریم عذراؑ دین مسیح میں مقدس ومہذب خاتون ہیں تو بلاشک وشبہ اسلام میں وہ مقدس ونمونہ عمل خاتون فقط فاطمہ بتولؑ ہیں۔" (6)

۳۔جنت کی عورتوں کی سردار

امام بخاری اپنی "صحیح" میں نقل کرتے ہیں:قال النبیﷺ فاطمة سیدة نساء اهل الجنة۔ (7)

حضرت رسول خداﷺ نے فرمایا: فاطمہؑ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ابن عباس (رض) سے منقول ہے: قال النبیﷺ: افضل نساء اهل الجنة فاطمهؑ بنت محمدﷺ۔ (8)

یعنی رسول خداﷺ نے فرمایا: فاطمہؑ جنت کی تمام عورتوں سے افضل ہیں۔

۴۔ پارہ تن رسولؐ

قال رسول الله ﷺ ان ابنتی فاطمةؑ: بضعة منی یریبنی ما ارابها ویؤذینی ما آذاها۔ (9)

جناب رسالتمآبﷺ نے فرمایا: فاطمہؑ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے پریشان کی اس نے مجھے پریشان کیا، جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

صحیح بخاری کی ایک روایت کا بھی یہی مضمون ہے۔(10)

ایک دوسری حدیث کے مطابق: قال النبیﷺ: فاطمه بضعة منی، من سرها فقد سرنی ومن ساءها فقد ساءنی، فاطمة اعزالناس عَلَیَّ۔ (11)

یعنی: "رسول خداﷺ نے فرمایا: فاطمہؑ میرے وجود کا ٹکڑا ہے جو بھی اسے خوشحال کرے وہ مجھے خوشحال کرتا ہے اور جو بھی اس سے برائی کرے وہ مجھ سے برائی کرتا ہے۔ فاطمہؑ میرے لئے سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہے۔"

۵۔احترام فاطمہؑ

عن عائشه ام المؤمنین قالت ما رایت احدا اشبه سمنا ودلا وهدیا برسول اللهﷺ فی قیامها وقعودها من فاطمة بنت رسول اللهﷺ وقالت وكانت اذا دخلت علی

النبیﷺ قام الیها فقبلها واجلسها فی مجلسه وکان النبیﷺ اذا دخل علیها قامت من مجلسها فقبله واجلسته فی مجلسها۔۔۔(12)

جناب عائشہ ام المؤمنین سے روایت ہے کہ میں نے رفتار وگفتار، چال ڈھال، اٹھنے بیٹھنے میں فاطمہؑ سے بڑھ کر کسی اور کو نہیں دیکھا جو رسول خداﷺ سے مشابہ تر ہو۔ جناب عائشہ یہ بھی فرماتی تھیں کہ جب فاطمہؑ رسولﷺ کی خدمت میں تشریف لاتیں تو رسول خداﷺ کھڑے ہو کر ان کا خیر مقدم کرتے، انھیں بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے۔ اسی طرح جب رسولﷺ فاطمہؑ کے پاس جاتے تو وہ سروقد کھڑی ہو جاتیں اور پیغمبرﷺ کا استقبال کرتیں، بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ

کان رسول اللهﷺ اذا سافر کان آخر عهده بانسان من اهله فاطمة واول من یدخل علیها اذا قدم فاطمة۔(13)

یعنی: "جب حضرت رسالتمآبﷺ کہیں سفر پر تشریف لے جاتے تو اپنے اہل بیت میں سب سے آخر میں جناب سیدہ فاطمہؑ سے ملتے اور جب واپس آتے تو سب سے پہلے ان سے ملاقات کرتے۔"

۶۔ رسولﷺ کے لئے محبوبترین شخص

عن جمیع بن عمیر التیمی: قال: دخلت مع عمتی علی عایشة فقلت: ای الناس کان أحب الی رسول اللهﷺ؟ قالت فاطمة قلت من الرجال؟ قالت بعلها۔(14)

جمیع تیمی کہتے ہیں میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا: رسول خداﷺ کو سب سے زیادہ کون محبوب تھا؟ حضرت عائشہ نے کہا: فاطمہؑ۔ میں نے پوچھا: مردوں میں سے کون محبوب تھا؟ انھوں نے کہا: فاطمہؑ کے شوہر۔

۷۔ غضب فاطمہؑ، غضب خدا ہے

قال رسول اللهﷺ: ان الله عزوجل یغضب بغضه فاطمة ویرضیٰ لرضاها۔(15)

رسول خداﷺ نے ارشاد فرمایا: خداوند متعال فاطمہؑ کے غضب سے غضب ناک ہوتا ہے اور فاطمہؑ کی رضا پر راضی ہوتا ہے۔

۸۔ شاخ نبوت

قال رسول اللہﷺ: انمافاطمة شجنة منی یبسطنی ما یبسطها ویقبضنی مایقبضها۔ (16)

رسول خداﷺ نے فرمایا: فاطمہؑ میری ایک شاخ ہے جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے خوش کرتی ہے اور جو چیز اسے رنج پہنچاتی ہے وہ مجھے رنج پہنچاتی ہے۔

۹۔ عصمت فاطمہؑ

قال رسول اللہ ﷺ: ان فاطمة احصنت فرجها فحرمها الله و ذریتها علی النار۔ (17)

جناب رسالتمآبﷺ نے فرمایا: فاطمہؑ سرتاپا عفت و عصمت میں رہیں اسی لئے خداوند نے بھی ان پر اور ان کی اولاد پر جہنم کو حرام کر دیا ہے۔

۱۰۔ جنت کی خوشبو

قال رسول اللہﷺ: اتانی جبرئیل بسفرجلة من الجنة فاکلتها لیلة اسری بی فعلقت خدیجة بفاطمة مکنت اذا اشتقت الی رائحة الجنة قشممت رقبة فاطمة۔ (18)

جناب رسول خداﷺ نے فرمایا: جبرائیلؑ میرے پاس جنت کا ایک میوہ لے کر آئے میں نے اس پھل کو شب معراج نوش کیا، اس سے خدیجہؑ کو فاطمہؑ کا حمل رہا۔ چنانچہ جب میں جنت کی خوشبو کا مشتاق ہوتا ہوں تو گلوئے فاطمہؑ کو سونگھتا ہوں۔

۱۱۔ چودھویں رات کا چاند

عن انس بن مالك: قال سالت امی عن فاطمة بنت رسول الله فقالت، کانت کالقمر لیلة البدر او الشمس کفرغماما اذا خرج من السحاب۔ (19)

انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے اپنی والدہ سے جناب فاطمہؑ کے بارے میں پوچھا توماں نے بتایا کہ وہ مثل چودھویں رات کے چاند کے تھیں یا مثل آفتاب عالمتاب کے جو بادل میں چھپا ہو اور بدلی سے نکل آئے۔

۱۲۔ قلب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روی عن مجاهد قال: خرج النبی صلی الله علیه وآله وسلم وهو آخذ بی فاطمة فقال: من عرف هذه فقد عرفها، ومن لم یعرفها فهی فاطمة بنت محمد، وهی بضعة منی وهی قلبی وروحی الی بین جنبی، فمن آذاها فقد آذانی، ومن آذانی فقد اذیٰ الله۔(20)

مجاہد سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت زہراؑ کا ہاتھ تھامے گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: جو کوئی اسے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا (پس جان لے کہ) یہ فاطمہؑ بنت محمدؐ ہے۔ یہ میرے وجود کا ایک ٹکڑا ہے۔ یہ میرا قلب اور میری روح ہے۔ جو میرے دونوں پہلوؤں میں موجود ہے۔ جو کوئی اسے آزار پہنچائے گا وہ مجھے آزار پہنچائے گا اور جو مجھے آزار دے گا وہ خداوند کو آزار پہنچائے گا۔

۱۳۔ بہترین خاتون

قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: خیر رجالکم علی بن ابی طالب، وخیر شبابکم الحسن والحسین، وخیر نساءکم فاطمة بنت محمد صلی الله علیه وآله وسلم۔(21)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین مرد علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔اور تمہارے جوانوں میں سے بہترین جوان حسنؑ و حسینؑ ہیں اور تمہاری عورتوں میں سے بہترین عورت فاطمہؑ بنت محمدؐ ہیں۔

۱۴۔ سرور قلب نبوت

قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: فاطمة بهجة قلبی وابناها ثمرة فؤادی، وبعلها نور بصری۔۔۔۔ الخ۔(22)

رسول خداﷺ نے فرمایا: فاطمہؑ میرے قلب کا سرور اور اس کے دو فرزند (حسنؑ و حسینؑ) میرے دل کا میوہ اور اس کے شوہر (علیؑ) میری آنکھوں کا نور ہیں۔

۱۵۔ حسن کا سراپا

قال رسول اللهﷺ: "لو كان الحسن شخصا لكان فاطمة، بل هي أعظم، إن فاطمة ابنتي خير أهل الأرض عنصرا وشرفا وكرما۔

یعنی: رسول خداﷺ نے فرمایا ہے کہ: اگر حسن و خوبصورتی ایک انسان کی شکل میں ہوتے، تو وہ فاطمہ کی شکل میں ہوتے، بلکہ وہ ان سے بھی بالا تر ہوتی۔ بے شک میری بیٹی فاطمہ عنصر (ذات)، شرف اور کرم کے لحاظ سے تمام اہل زمین سے افضل ہے۔(23)

۱۶۔ فاطمہ خیرۃ اللہ

عن ابن عباس قال: قال رسول اللهﷺ ليلة عرج بي الى السماء رايت على باب الجنة مكتوبا: لا اله الا الله، محمد رسول الله، علي حبيب الله، والحسن والحسين صفوة الله، فاطمة خيرة الله۔ (24)

ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول خداﷺ نے فرمایا: جس رات مجھے معراج کی جانب لے جایا گیا، تو میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا: سوائے خداوند کے کوئی معبود نہیں، محمدؐ خدا کے رسول ہیں، علیؑ خدا کے حبیب، حسنؑ و حسینؑ خدا کے برگزیدہ اور فاطمہؑ خدا کی اختیار شدہ ہیں کہ ان کے دشمنوں پر خداوند کی لعنت و نفرین ہو۔

۱۷۔ اہل جنت پر سبقت

عن ابي هريرة قال: قال رسول الله(ص): اول شخص يدخل الجنة علي وفاطمة بنت محمد۔ (25)

ابوہریرہ سے منقول ہے کہ رسول خداﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے علیؑ اور فاطمہؑ بنت محمدؐ داخل ہوں گے۔

۱۸۔ سر جھکالو، آنکھیں بند کرلو

عن عائشة (رض): قال رسول اللهﷺ: اذا كان يوم القيامة نادىٰ مناد يا معشر الخلائق طاطئوا رؤوسكم حتى تجوز فاطمة بنت محمدﷺ۔ (26)

یعنی قیامت کے دن ایک منادی ندا دے گا کہ حاضرین اپنے سروں کو جھکالو تاکہ فاطمہؑ بنت محمدؐ (یہاں سے) گذریں۔

ایک دوسری روایت کے مطابق آپؐ نے فرمایا:

اذا كان يوم القيامة ينادى مناد من بطنٰان العرش: يا اهل الجمع، يكسوا رؤوسكم وعضوا ابصاركم حتى تجوز فاطمة بنت محمد(ص) على صراط قال(ص): فتمرو منها سبعون الف جارية من الحور العين كالبرق اللامع۔ (27)

یعنی: "رسول خداﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا، تو ایک منادی عرش خداوند کے درمیان سے ندا دے گا: اے اہل محشر! اپنے سر جھکالو اور آنکھیں بند کرلو تاکہ فاطمہؑ بنت محمدؐ صراط سے عبور کریں۔ پس جناب فاطمہؑ درخشندہ برق کی مانند وہاں سے عبور کریں گی جبکہ ستر ہزار حوریں ان کے ہم رکاب ہوں گی۔"

۱۹۔ حضرت فاطمہؑ کی طہارت کی سند

قال رسول الله ﷺ: الالا يحل هذا المسجد لجنب ولا لحائض الا لرسول الله وعلى وفاطمة والحسن والحسين، الا قد بينت لكم الاسماء ان لا تضلوا۔ (28)

یعنی رسول خداﷺ نے فرمایا: اے لوگو! آگاہ رہو سوائے رسول خداﷺ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے کسی دوسرے کے لئے اس مسجد میں حیض وجنابت کی حالت میں داخل ہونا حلال نہیں۔ آگاہ رہو میں نے ایک ایک کرکے ان کے نام بتادیئے ہیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔

ایک دوسری روایت میں حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں:

ولدت فاطمة بالحسن فلم، ار لها دما، فقلت یا رسول الله، ءانی لم ار لها دمافی حیض ولانفاس

فقال(ص): اماعلمت ان ابنتی طاهرة مطهرة لایریٰ لها دم فی طمث ولاولادة۔ (29)

یعنی: "جب حضرت فاطمہؑ سے امام حسنؑ متولد ہوئے تو آپؑ میں کسی قسم کے حیض ونفاس کے آثار نظر نہیں آئے۔ میں نے اس بارے میں رسول خداؐ سے پوچھا: آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتی کہ میری بیٹی فاطمہؑ پاک وپاکیزہ ہے اور حیض ونفاس کی ناپاکی اس سے دور ہے۔"

۲۰۔ صلوات بر فاطمہؑ

قال رسول اللهﷺ: من صلیٰ علیك یافاطمة غفرالله له والحقة بی حیث کنت من الجنة۔ (30)

جناب رسول خداؐ نے فرمایا:

اے فاطمہؑ! جو شخص بھی تجھ پر صلوات بھیجتا ہے خداوند اس کے (گناہ) معاف کردیتا ہے اور اسے جنت میں مجھ سے ملحق کردیتا ہے۔

۲۱۔ لوگوں کو آنکھیں بند کرنے کا حکم

قال رسول اللّه (ص): إذا كانَ یَوْمُ القیامَةِ نادی مُنادٍ: یا أَهْلَ الجَمْعِ غُضُّوا أَبْصارَكُمْ حَتی تَمُرَّ فاطِمَة۔ (31)

رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ: روز قیامت ایک منادی نداء دے گا کہ: اے اہل قیامت اپنی آنکھوں کو بند کرلو، کیونکہ اب یہاں سے فاطمہ کا گزر ہونے والا ہے۔

۲۲۔ جنت کی خوشبو کا اشتیاق

قال رسول اللّه (ص): كُنْتُ إذا اشْتَقْتُ إلی رائِحَةِ الجَنَّةِ شَمَمْتُ رَقَبَةَ فاطِمَة۔ (32)

رسول خدا نے فرمایا ہے: میں جب بھی جنت کی خوشبو کا مشتاق ہوتا ہوں تو فاطمہ سے اس خوشبو کو سونگھتا ہوں۔

۲۳۔ چار برترین عورتیں

قال رسول اللّٰہ (ص): حَسْبُكَ مِنْ نساءِ العالَمِينَ أَرْبَعٌ: مَرْيَمَ وَ آسيَةَ وَخَدِيجَةَ وَفاطِمَةَ۔ (33)

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ: تمام جہانوں میں فقط چار عورتیں بہترین ہیں، مریم، آسیہ، خدیجہ اور فاطمہ (سلام اللہ علیہم)۔

۲۵۔ علیؑ و فاطمہؑ کی تزویج

قال رسول اللّٰہ (ص): یاعَلِی هذا جبریلُ یُخْبِرُنِي أَنَّ اللّٰهَ زَوَّجَكَ فاطِمَةَ۔ یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: اے علی ابھی مجھے جبرائیل نے خبر دی ہے کہ خداوند نے فاطمہ کی شادی تم سے کر دی ہے۔ (34)

اور جگہ آپؐ نے فرمایا: "یاعَلِيّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَكَ فاطِمَةَ۔" یعنی؛ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ: اے علی خداوند نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی شادی تم سے کر دوں۔ (35)

۲۶۔ فاطمہؑ کی رضایت رسول اللہؐ کی رضایت

قال رسول اللّٰہ (ص): ما رَضِيتُ حَتّى رَضِيَتْ فاطِمَةُ۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: میں راضی نہیں ہوتا جب تک فاطمہ راضی نہ ہو۔ (36)

۲۷۔ فاطمہؑ کی خوشی رسول اللہؐ کی خوشی

قال رسول اللّٰہ (ص): فاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنّي يَسُرُّنِي ما يَسُرُّها۔

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ: فاطمہؑ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جو بھی اسکو خوش کرے گا، اس نے مجھے خوش کیا ہے۔ (37)

قال رسول اللّٰہ (ص): فاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنّي يُؤْلِمُها ما يُؤْلِمُنِي وَيَسُرُّنِي ما يَسُرُّها۔

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جو بھی اس کو تکلیف دے گا، اس نے مجھے تکلیف دی ہے اور جو بھی اس کو خوش حال کرے گا، اس نے مجھے خوشحال کیا ہے۔ (38)

۲۸۔اہل بیتؑ میں سے محبوب ترین ہستی

قال رسول اللّه (ص): أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ فاطِمَة۔ یعنی؛رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ: میرے اہل بیت میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب، فاطمہ ہے۔(39)

۲۹۔چار بہترین خواتین

قال رسول اللّه (ص): خَيْرُ نِساءِ العالَمين أَرْبَع: مَرْيَم وَ آسية وَخَدِيجَة وَفاطِمَة۔

رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ: جہان کی تمام عورتوں کی سردار چار خواتین ہیں، مریم، آسیہ، خدیجہ اور فاطمہ۔(40)

اور جگہ آپؐ نے فرمایا: ''أَفْضَلُ نِساءِ أَهْل الجَنَّةِ: مَرْيَمُ وَ آسيةُ وَخَدِيجَةُ وَفاطِمَة'' یعنی: رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ: اہل جنت کی عورتوں میں سے سب سے افضل مریم، آسیہ، خدیجہ اور فاطمہ ہیں۔(41)

۳۰۔جنت کی عورتوں کی سردار

قال رسول اللّه (ص): سيّدَةُ نِساءِ أَهْلِ الجَنَّةِ فاطِمَة۔

رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ: جنت کی تمام عورتوں کی سرور و سردار فاطمہ ہیں۔(42)

۳۱۔خواتین اُمت کی سردار

قال رسول اللّه (ص): فاطِمَة سيِّدَةُ نِساءِ أُمَّتِي۔

رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ: فاطمہ میری امت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔(43)

۳۲۔جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والی ہستیاں

قال رسول اللّه (ص): أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الجَنَّةَ: عَلِيٌّ وَفاطِمَة۔ یعنی: رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ: جنت میں سب سے پہلے علی اور فاطمہ داخل ہوں گے۔(44)

۳۳۔آیہ تطہیر کے مصداق

قال رسول اللّه (ص): أُنْزِلَتْ آيَةُ التَطْهِيرِ فِي خَمْسَةٍ فِيَّ، وَفِي عَلِيٍّ وَحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَفاطِمَة۔

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ: آیت تطہیر پنجتن پاک میرے، علی، حسن، حسین اور فاطمہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔(45)

ایک اور حدیث میں آیا ہے: ''أَوَّلُ مَنْ دَخَلَ الجَنَّةَ فاطِمَة''۔یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: سب سے پہلے جنت میں فاطمہ داخل ہوں گی۔(46)

۳۴۔مہدیؑ فرزند فاطمہؑ

قال رسول اللّه (ص): المَهْدِيِ مِنْ عِتْرَتی مِنْ وُلدِ فاطِمَة۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: امام مہدیؑ میرے اہل بیتؑ میں سے ہے کہ جو فاطمہ کی اولاد میں سے ہیں۔(47)

۳۵۔سب سے پہلے رسول اللہؐ سے ملنے والی

قال رسول اللّه (ص): فاطِمَة أَنْتِ أَوَّلُ أَهْلِ بَیْتی لُحُوقاً بِی۔یعنی: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: اے فاطمہ میرے مرنے کے بعد میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے آ کر ملو گی۔(48)

۳۶۔رسول اللہؐ کے تن کا ٹکڑا

قال رسول اللّه (ص): فاطِمَة بَضْعَةٌ مِنّی فَمَنْ أَغْضَبَها أَغْضَبَنِی۔یعنی: رسول خدا نے فرمایا ہے کہ: فاطمہ میرے تن کا ٹکڑا ہے، جو بھی اس کو ناراض کرے گا، اس نے مجھے ناراض کیا ہے۔(49)

ایک اور حدیث ہے: '' فاطِمَة بَضْعَةٌ مِنّی وَهِیَ قَلْبِیْ وَهِیَ روُحِی التی بَیْنَ جَنْبِیّ''۔یعنی: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور وہ میرا دل ہے اور وہ میرے بدن میں موجود میری روح ہے۔(50)

۳۷۔انسانی شکل میں حور

قال رسول اللّه (ص): فاطِمَة خُلِقَتْ حورِیَّةٌ فِیْ صورة إنسیّة۔

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ: فاطمہ انسان کی شکل میں خلق کی گئی، جنت کی حور ہیں۔(51)

قال رسول اللّٰہ (ص): فاطِمَۃ حَوراءُ آدَمیّۃ لَم تَحِضْ وَلَمْ تَطْمِث۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: فاطمہ انسان کی شکل میں جنت کی حور ہیں، جو خون حیض اور نفاس سے دوچار نہیں ہوتیں۔(52)

۳۸۔رسول اللہؐ کی عزیز ہستییاں

قال رسول اللّٰہ (ص): فاطِمَۃ أَحَبُّ إِلیَّ مِنْكَ یا عَلِیّ وَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَیَّ مِنْھا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: اے علیؑ! فاطمہؑ میرے لیے آپ سے زیادہ محبوب ہے، اور اے علی آپ میرے لیے اس سے زیادہ عزیز ہو۔(53)

۳۹۔رسول اللہؐ کے قلب کا قرار

قال رسول اللّٰہ (ص): فاطِمَۃ بَھْجَۃُ قَلْبِی وَابْناھا ثَمَرَۃُ فُؤادِی۔

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ: فاطمہ میرے دل کا آرام و قرار ہے اور اسکے دو بیٹے میرے دل کے پیارے ہیں۔(54)

۴۰۔فاطمہ اور عام خواتین میں فرق

قال رسول اللّٰہ (ص): فاطِمَۃ لَیْسَتْ کَنِساءِ الآدَمیّین۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: فاطمہ عام عورتوں کی طرح ایک عورت نہیں ہے۔(55)

۴۱۔غضب فاطمہؑ، غضب خدا

قال رسول اللّٰہ (ص): فاطِمَۃ إِنّ اللّٰہَ یَغْضِبُ لِغَضَبِكِ۔ یعنی: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: اے فاطمہ خداوند تیرے غضبناک ہونے کی وجہ سے غضبناک ہوتا ہے۔(56)

۴۲۔اولاد فاطمہؑ کا عذاب سے محفوظ ہونا

قال رسول اللّٰہ (ص): فاطِمَۃ إنّ اللّٰہَ غَیْرُ مُعَذِّبِكِ وَلا أَحَدٍ مِنْ وُلْدِكِ۔ یعنی: رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ: اے فاطمہ بے شک خداوند تجھے اور تیری اولاد میں سے کسی ایک کو بھی عذاب نہیں کرے گا۔(57)

نکتہ: کیا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی تمام ذریت پر آتش جہنم حرام ہے؟ اس سوال کے جواب میں علامہ محمد حسین کاشف الغطااعلیٰ اللہ مقامہ لکھتے ہیں: "اس سلسلے میں مجھے حضرت امام رضا علیہ السلام کا ایک فرمان یاد آرہا ہے کہ جو اُنھوں نے اپنے بھائی زید المعروف "زیدالنار" سے فرمایا ہے کہ اے زید! کیا تجھے رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان نے مغرور کردیا ہے کہ جس میں آپؐ نے فرمایا ہے: "فاطمہؑ نے اپنی ناموس کی حفاظت کی ہے لہٰذا خدا نے اُس اور اُس کی ذریت (اولاد) پر آتش کو کو حرام کردیا ہے؟۔یہ حکم اُن کی بلاواسطہ ذریت مثلاً حضرت امام حسن وامام حسین اور جناب زینب واُم کلثوم سلام اللہ علیہم سے مخصوص ہے۔

قطعی عقلی و نقلی ادلہ بھی اس بات کی تائید کرتی ہیں اور مشہور حدیث ہے: "خلق اللہ الجنۃ لِمَن اَطاعَہُ" یعنی خدا نے جنت کو اُن لوگوں کے لئے خلق فرمایا ہے جو اس کی اطاعت کرتے ہیں۔لہٰذا یہ حدیث ہماری اس بات کی دلیل ہے البتہ عفو و مغفرت اور شفاعت کا باب الگ ہے جو فقط جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد ہی سے مختص نہیں ہے بلکہ تمام پیروان فاطمہؑ کو شامل ہے،چونکہ یہ جناب سیدہؑ کی روحانی اولاد ہیں۔(58)

۴۳۔کامل العقل عورتیں

قال رسول اللّٰہ (ص): كَمُلَ مِنَ الرِّجال كَثِیرٌ وَلَمْ یَكْمُلْ مِنَ النساءِ إلاّ أَرْبَع: مَرْیَم وَآسِیَۃ وَخَدیجَۃ وَفاطِمَۃ۔

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ: مردوں میں سے بہت کی عقل کامل ہوئی ہے، لیکن عورتوں میں سے فقط چار عورتوں کی عقل کامل ہوئی ہے اور وہ مریم، آسیہ، خدیجہ اور فاطمہ (علیہم السلام) ہیں۔(59)

۴۵۔خدا کی برگزیدہ ہستیاں

قال رسول الله(ص): ليلة عرجبي إلى السماء رأيت على باب الجنّة مكتوبا: لا إله إلا الله، محمّد رسول الله، عليّ حبيب الله، الحسن والحسين صفوة الله، فاطمة خيرة الله، على مبغضيهم لعنة الله۔

رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ: جس رات کو مجھے معراج پر لے جایا گیا، میں نے دیکھا کہ جنت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ: لا إله إلا الله ، محمد رسول الله ، علی ولی الله ، حسن و حسین اور فاطمہ خداوند کے برگزیدہ انسان ہیں۔جو بھی ان سے بغض رکھنے والا ہو گا، اس پر خداوند کی لعنت ہو گی۔(60)

۴۶۔معرفت فاطمہؑ

خرج رسول الله(ص): وهو آخذ بيد فاطمة (سلام الله عليها) فقال: (من عرف هذا فقد عرفها ومن لم يعرفها فهي فاطمة بنت محمّد وهي قلبي وروحي التي بين جنبي۔ یعنی: رسول خدا ﷺ گھر سے باہر نکلے، اس حالت میں کہ آپ نے اپنی بیٹی فاطمہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، پھر آپ نے فرمایا کہ: جو بھی اسکو پہچانتا ہے، وہ تو پہچانتا ہی ہے، اور جو نہیں پہچانتا تو وہ اسکو جان لے کہ یہ فاطمہ محمد کی بیٹی ہے، وہ میری دل و جان اور میرے بدن میں موجود میری روح ہے۔(61)

۴۷۔فاطمہؑ کو اذیت، اللہ اور رسولؐ کو اذیت ہے

قال رسول الله(ص): إن فاطمة شعرة مني فمن آذى شعرة مني فقد آذاني، ومن آذاني فقد آذى الله، ومن آذى الله لعنه ملء السماوات والأرض۔ یعنی: رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ: فاطمہؑ میرے جسم کا ایک بال ہے، پس جس نے میرے بدن کے بال کو اذیت کی تو اس نے مجھے، اذیت کی ہے اور جس نے مجھے اذیت کی تو اس نے خداوند کو اذیت کی ہے اور جو خداوند کو اذیت کرے گا تو خداوند اس کو زمین اور آسمان کے برابر لعنت کرے گا۔(62)

۴۸۔ محبت فاطمہؑ کے فوائد

قال رسول الله (ص): (یا سلمان ،حبّ فاطمة ینفع فی مائة من المواطن ،أیسر تلك المواطن : الموت، والقبر، والمیزان، والمحشر، والصراط، والمحاسبة، فمن رضیت عنه ابنتی فاطمة، رضیت عنه، ومن رضیت عنه رضی الله عنه، ومن غضبت علیه ابنتی فاطمة، غضبت علیه، ومن غضبت علیه غضب الله علیه، یا سلمان ویل لمن یظلمها ویظلم بعلها أمیر المؤمنین علیا ، وویل لمن یظلم ذرّیتها وشیعتها۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ : اے سلمان فاطمہ کی محبت انسان کو ۱۰۰ مقامات پر فائدہ دیتی ہے، کہ ان مقامات میں سے کم ترین اور آسان ترین مقام، مرتے وقت، قبر میں، میزان پر، محشر میں، پل صراط پر، اعمال کے حساب کتاب کے وقت، پس جس سے بھی میری بیٹی فاطمہ راضی ہو گی، تو میں بھی اس سے راضی ہوں گا اور جس سے میں راضی ہوں گا تو خداوند بھی اس سے راضی ہو گا، اور جس پر بھی میری بیٹی فاطمہ غضبناک ہو گی تو میں بھی اس پر غضبناک ہوں گا اور جس پر بھی میں غضبناک ہوں گا تو خداوند بھی اس پر غضبناک ہو گا۔

اے سلمان، وہ بدبخت اور اس کا برا حال ہو گا، جو اس (فاطمہ) اور اس کے شوہر امیر المؤمنین علی پر ظلم و ستم کرے گا، اور وہ بھی بدبخت اور اسکا برا حال ہو گا، جو ان کی نسل اور انکے شیعوں پر ظلم و ستم کرے گا۔ (63)

۴۹۔ بلند مقام گھر کی مالک

قرأ رسول الله (ص): هذا الآیة : (فی بیوت أذن الله أن ترفع ویذکر فیها اسمه) فقام إلیه رجل فقال: أی بیوت هذه یا رسول الله ؟ قال : بیوت الأنبیاء ، فقام إلیه أبوبکر فقال : یا رسول الله أهذا البیت منها ؟ ۔مشیرا إلی بیت علی وفاطمة علیهما السلام ۔قال : نعم ، من أفاضلها۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اس آیت کی تلاوت کی : ان گھروں میں کہ خداوند نے خود اجازت دی ہے کہ ان کا مقام بلند ہو اور ان گھروں میں خدا کا ذکر کیا جائے، تو ایک بندے نے کھڑے ہو کر سوال کیا:

یا رسول اللہ یہ کونسے گھر ہیں ؟آپ نے فرمایا کہ: ان سے مراد انبیاء کے گھر ہیں۔ یہ سن کر ابوبکر نے کھڑے ہو کر علی و فاطمہ کے گھر کی طرف اشارہ کرکے سوال کیا کہ: یا رسول اللہ، کیا یہ گھر بھی ان گھروں میں شامل ہے ؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ہاں، بلکہ یہ گھر ان گھروں سے افضل ہے۔(64)

*****

حوالہ جات

1۔ متقی ہندی علاوالدین ،کنزالعمال ،ج۱۲،ص۱۰۹،حدیث :۳۴۲۲۶،۳۴۲۲۷ ، مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ فضائل الخمسہ،ج۳،ص۱۲۶

2۔ بحار الانوار ج ۴۳، ص ۱۲، عبقات الانوار فی امامۃ الائمۃ الاطہار ، ج۱، ص :۹۰ ،تاریخ بغداد : ۳۳۱/۱۲، کنز العمّال : ۱۰۹/۱۲ الحدیث ۳۴۲۲۶

3۔ کنز العمال ج6 ص219

4۔ مستدرک الصحیحین ،ج ۳، ص ۱۷۰، حدیث ۴۷۴۰

5۔ مسند احمد بن حنبل،ج ۳، ص ۱۳۵، سنن ترمذی،ج ۵، ص۴۶۹، حدیث ۳۹۰۴

6۔ توفیق ابوعلم ، فاطمۃ الزھراء ، ص۱۱۰

7۔ صحیح بخاری، کتاب المناقب

8۔ احقاق الحق ،ج ۱۰، ص ۵۳

9۔ متقی ہندی علاوالدین، کنزالعمال، ج ۱۲، ص ۱۱۲، شمارہ حدیث ۳۴۲۴۳

10۔ ابو عبداللہ ، محمد بن اسماعیل ،۔ صحیح بخاری ،کتاب فضائل اصحاب النبی ، باب مناقب فاطمۃ علیھا السلام ، ص ۹۲۴، دار ابن کثیر بیروت، ۱۴۲۳ء

11۔ بحار الانوار،ج ۴۳، ص ۲۳۔اسی مضمون کی حدیث بخاری، کتاب بدالخلق میں بھی ہے۔

12۔ یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔دیکھئے: صحیح مسلم ،ج ۴، ص ۱۹۰۵، صحیح ترمذی،ج ۲، ص ۳۱۹

13۔ سنن ابی داؤد، ج۲، مستدرک الصحیحین، ج۳، ص۱۷۰
14۔ مطالب السوٴال، ص۱۵
15۔ خوارزمی، مقتل الحسین، ج۱، ص۵۱، معانی الاخبار، ص۳۰۲، حدیث ۱
16۔ المستدرک علی الصحیحین، ج۳، ص۱۶۸
17۔ ایضاً، ج۳، ص۱۵۲، حدیث ۴۷۲۶
18۔ المستدرک الصحیحین، ج۳، ص۱۶۹
19۔ المستدرک الصحیحین، ج۳، ص۱۷۶، حدیث: ۴۷۵۹
20۔ شبلنجی، نور الابصار، ص۹۶
21۔ تاریخ بغداد، ج۴، ص۳۹۲
22۔ فرائد السمطین، ج۲، ص۶۶
23۔ مقتل الحسین: ج 1 ص60
24۔ تاریخ بغداد، ج۱، ص۲۵۹
25۔ شبلنجی، نور الابصار، ص۹۶، فصول المهمة، ص۱۲۷
26۔ تاریخ بغداد، ج۸، ص۱۴۱
27۔ خوارزمی، مقتل الحسین، ج۱، ص۵۵
28۔ البیهقی، ابی البکر احمد بن الحسین، السنن الکبریٰ، کتاب النکاح، باب (۴۶) دخوله المسجد جنباً، ج۷، ص۱۰۴، دار الکتب العلمیه، بیرت، ۱۴۲۴ھ
29۔ ذخائر العقبی، ص۴۴
30۔ مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار، ج۴۳، ص۵۵
31۔ کنز العمّال ج 13 ص 91 و 93، منتخب کنز العمّال بہامش المسند ج 5 ص 96، الصواعق المحرقة ص 190، اسد الغابة ج 5 ص 523، تذکرة الخواص ص 279، ذخائر العقبی ص 48، مناقب الامام علی لابن المغازلی ص 356، نور الأبصار ص 51 و 52، ینابیع المودّة ج 2 باب 56 ص 136
32۔ منتخب کنز العمّال ج 5 ص 97، نور الأبصار ص 51، مناقب الامام علی لابن المغازلی ص 360
33۔ مستدرک الصحیحین ج 3 باب مناقب فاطمَة ص 171، سیر اعلام النبلاء ج 2 ص 126، البدایة والنهایة ج 2 ص 59، مناقب الامام علی لابن المغازلی ص 363
34۔ مناقب الامام علی من الریاض النضرة: ص 141

35۔ الصواعق المحرقۃ باب 11 ص 142، ذخائر العقبی ص 30 و 31،تذکرۃ الخواص ص 276، مناقب الاِمام علی من الریاض النضرۃ ص141، نور الأبصار ص53
36۔ مناقب الاِمام علی لابن المغازلی: ص 342
37۔ الصواعق المحرقۃ ص 180 و 232،مستدرک الحاکم، معرفۃ ما یجب لآل البیت النبوی من الحق علی من عداہم ص 73 ینابیع المودّۃ ج 2 باب 59 ص 468
38۔ مناقب الخوارزمی ص353
39۔ الجامع الصغیر ج 1 ح 203 ص 37، الصواعق المحرقۃ ص 191، ینابیع المودّۃ ج 2 باب 59 ص 479، کنز العمّال ج 13 ص93
40۔ الجامع الصغیر ج 1 ح 4112 ص 469، الاِصابۃ فی تمییز الصحابۃ ج 4 ص 378، البدایۃ والنہایۃ ج 2 ص 60،ذخائر العقبی ص 44
41۔ سیر اِعلام النبلاء: ج 2 ص 126،ذخائر العقبی: ص 44
42۔ کنز العمّال ج13 ص94، صحیح البخاری، کتاب الفضائل، باب مناقب فاطمۃ، البدایۃ والنہایۃ ج 2 ص61
43۔ سیر اِعلام النبلاء ج 2 ص 127، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب مناقب فاطمۃ،مجمع الزوائد ج 2 ص 201،إسعاف الراغبین ص 187
44۔ نور الأبصار ص 52/ ، کنز العمّال ج 13 ص 95
45۔ إسعاف الراغبین ص 116، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ
46۔ ینابیع المودّۃ ج2 ص322 باب56
47۔ الصواعق المحرقۃ ص237
48۔ اصفہانی ،ابونعیم، حلیۃ الأولیاء ج 2 ص 40، صحیح البخاری کتاب الفضائل،کنز العمّال ج 13 ص 93،منتخب کنز العمّال ج 5 ص 97
49۔ صحیح البخاری ج 3 کتاب الفضائل باب مناقب فاطمۃ ص ۹۲۴، خصائص الاِمام علیؑ للنسائی ص 122،الجامع الصغیر ج 2 ص 653 ح 5858،کنز العمّال ج 3 ص 93 - 97، منتخب بہامش المسند ج 5 ص 96، مصابیح السنّۃ ج 4 ص 185، إسعاف الراغبین ص 188،ذخائر العقبی ص 37،ینابیع المودّۃ ج 2 ص 52 - 79

50۔ نور الأبصار ص 52

51۔ مناقب الإمام علی لابن المغازلی ص 296

52۔ الصواعق المحرقة ص 160، إسعاف الراغبین ص 188، کنز العمّال ج 13 ص 94، منتخب کنز العمّال ج 5 ص 97

53۔ مجمع الزوائد ج 9 ص 202، الجامع الصغیر ج 2 ص 654 ح 5761، منتخب کنز العمّال ج 5 ص 97، إسد الغابة ج 5 ص 522، ینابیع المودّة ج 2 باب 56 ص 79، الصواعق المحرقة الفصل الثالث ص 191

54۔ ینابیع المودّة ج 1 باب 15 ص 243

55۔ مجمع الزوائد ج 9 ص 202

56۔ الصواعق المحرقة ص 175، مستدرک الحاکم، باب مناقب فاطمة، مناقب الإمام علی لابن المغازلی ص 351

57۔ کنز العمّال ج 13 ص 96، منتخب کنز العمّال بهامش مسند إحمد ج 5 ص 97، إسعاف الراغبین بهامش نور الأبصار ص 118

58۔ کاشف الغطاء، محمد حسین، بہشت برین ترجمہ (فارسی) جنة الماوىٰ، ص ۱۰۹۔

59۔ نور الأبصار ص 51

60۔ تاریخ بغداد: ج 1 ص 259، تاریخ دمشق: ج 14 ص 170، لسان المیزان: ج 5 ص 70

61۔ الفصول المهمّة: ص 146، نور الأبصار: ص 53

62۔ حلیة الأولیاء: ج 2 ص 40

63۔ فرائد السمطین: 2 باب 11 ح 219، کشف الغمہ: ج 1 ص 467

64۔ الدر المنثور: ج 6 ص 203، تفسیر آیة النور، روح المعانی: ج 18 ص 174، تفسیر الثعلبی: ج 7 ص 107، الکشف والتبیان للسفوی: ص 72

المراجع والمصادر

۱۔ حافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی (المتوفی ۴۳۰ھ)، حلیۃ الأولیاء وطبقات الاصفیاء، دار الفکر، بیروت لبنان، ۱۴۱۶ھ

۲۔علاوالدین علی المتقی الہندی (المتوفی ۹۷۵ ھ)، کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۴۰۵ھ

۳۔امام محمد بن اسماعیل بخاری (المتوفی ۲۵۶ھ) : ''صحیح البخاری''، ناشر دار کثیر دمشق، ۱۴۲۳ھ

۴۔الترمذی محمد ابن عیسی (المتوفی ۲۷۹ھ) : ''سنن الترمذی''، دار الفکر بیروت، سنۃ ۱۴۰۳ھ

۵۔امام احمد بن حنبل (المتوفی ۲۴۱ھ)، مسند الامام احمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالۃ،

۶۔البیھقی ،ابی البکر احمد بن الحسین (المتوفی ۴۵۸ھ) ،السنن الکبری، دار الکتب العلمیہ، بیرت، ۱۴۲۴ھ

۷۔ الشیخ الشبلنجی مؤمن بن حسن (المتوفی ۱۳۰۸ھ) نور الأبصار فی مناقب آل بیت نبی المختار، منشورات الشریف الرضی، قم

۸۔ابن صباغ ، علی بن محمد احمد المالکی المکی (المتوفی ۸۵۵ھ)، الفصول المھمۃ فی معرفۃ الائمۃ، دار الحدیث ، قم، ۱۴۲۲ھ

۹۔ الشافعی ،ابی سالم کمال الدین محمد بن طلۃ (المتوفی ۶۵۲ھ) مطالب السؤول فی مناقب آل الرسول، موسسۃ البلاغ

۱۰۔ الحافظ المحدث الطبری محب الدین احمد بن عبداللہ (المتوفی ۶۹۴ھ) ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ

۱۱۔الامام الحافظ ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم نیسابوری (المتوفی ۴۰۵ھ) المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۲ھ

۱۲۔الفیروزآبادی ،السید مرتضٰی الحسینی (المتوفی ھ) فضائل الخمسة من صحاح السّتة، منشورات فیروز آبادی، ۱۴۰۲ھ

۱۳۔ الجوینی الخراسانی ،ابراھیم بن محمد (المتوفی ۷۳۰ ھ)،فرائد السمطین فی فضائل المرتضٰی والبتول والسبطین والائمة من ذریتھم، موسسة المحمودی لطباعة، بیروت ،۱۳۹۸ھ

۱۴۔کاشف الغطا، محمد حسین، بہشت برین ترجمہ (فارسی) جنة الماویٰ

۱۵۔امام مسلم بن حجّاج القشیری: ''صحیح مسلم،'' ناشر دار الفکر بیروت۔ لبنان۔

۱۶۔الشیخ محمد باقر المجلسی (المتوفی۱۱۱۱ھ) ''بحار الانوار''، ناشر مؤسسة الوفاء بیروت لبنان، الطبع الثانیہ، سنة ۱۹۹۳ء

۱۷۔ابو جعفر محمد ابن علی المعروف شیخ صدوق (متوفی ۳۸۱ھ): ''معانی الاخبار''، طبع، انتشارات اسلامی قم ایران

۱۸۔القاضی ابو حنیفہ النعمان بن محمد التمیمی المغربی (۳۶۳ھ): ''شرح الاخبار فی فضائل ائمہ الطھار، موسسة النشر الاسلامی التابعة لجماعة من المدرسین قم

۱۹۔المحدث احمد بن حجر الھیتمی المکی (المتوفی ۹۷۴ھ) الصواعق المحرقة فی الرد علی البدع والزندقة، مکتبة الحقیقة استنبول ترکیا، ۱۴۲۴ھ

۲۰۔ علی ابن عیسی اربلی (المتوفی ۶۹۳ھ): '' کشف الغمة فی معرفة الائمة''، طبع ثانی، سال ۱۹۹۸ء دار الاضواء، بیروت لبنان۔

۲۱۔علامہ عزالدین ابن ابی الحدید المعتزلی البغدادی (المتوفی ۶۵۶ھ): ''شرح نہج البلاغہ''، طبع ثانی، دار الاحیاء الکتب العربیہ مصر ۱۹۶۷ء

۲۲۔البلخی القندوزی، شیخ سلیمان ابن شیخ ابراھیم (المتوفی ۱۲۹۴ھ) ینابیع المودّة، منشورات موسسہ الاعلمی للمطبوعات، بیروت ۱۴۱۸ھ

۲۳۔ ابن المغازلی، ابی الحسن علی بن محمد الشافعی (المتوفی ۴۸۳ھ) مناقب الامام علی ابن ابی طالب علیہ السلام، دارالاضواء، بیروت، ۱۴۲۴ھ
۲۴۔ ابی المؤید الموفق بن احمد المالکی اخطب خوارزمی (المتوفی ۵۶۸ھ)، مقتل الحسین، انوار الھدیٰ، قم ایران، ۱۴۱۸ھ
۲۵۔ شوشتری، نور اللہ بن شریف الدین (المتوفی ۱۰۱۹ھ) إحقاق الحق و إزہاق الباطل، کتابخانہ عمومی آیت اللہ مرعشی نجفی، قم ۱۴۰۹ھ
۲۶۔ احمد بن علی بن حجر العسقلانی ابو الفضل شہاب الدین (المتوفی ۸۵۲ھ)، لسان المیزان، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، بیروت ۱۴۲۳ھ
۲۷، سبط ابن الجوزی (المتوفی ۶۵۴ھ)، تذکرۃ الخواص، منشورات الشریف الرضی، قم، ۱۴۱۸ھ